Akshara Multidisciplinary Research Journal
Peer-Reviewed & Refereed International Research Journal
January-March 2022 Volume 3 Issue III
SJIF Impact- 5.54

43

افسانہ 'پسِ مرگ' کا تنقیدی جائزہ

ڈاکٹر آفاق محمد شیخ
صدر شعبہ اردو، نوتن مراٹھا کالج جلگاؤں

انسان فطری طور پر قصے کہانیوں کا دلدادہ رہا ہے۔ کہانی سننا اور سنانا اس کا پسندیدہ مشغلہ رہا ہے۔ قدیم زمانے میں قصہ گو ہوا کرتے تھے، جو بادشاہ امراء اور رعایا کی تفنن طبع کی خاطر دربادوں اور چوپالوں میں قصے سنایا کرتے تھے۔ یہی قصہ جب الفاظ کے خوبصورت زیور سے آراستہ ہو کر کاغذی پیرہن میں ملبوس ہوا، تو داستان کی شکل میں باذوق تعلیم یافتہ طبقے کے ڈرائنگ روم تک جا پہنچا۔ پھر وقت کے ساتھ ساتھ جدید سائنسی رجحانات نے انسان کو حقیقت پسندی کی طرف مائل کیا تو قاری داستان کی طلسماتی فضا اور مافوق الفطرت عناصر کے سحر سے آزاد ہوا۔ یہی وہ وقت تھا جب مغرب سے ایک صنف ناول کی شکل میں اردو ادب میں داخل ہوئی حالانکہ یہ داستان ہی کی ترقی یافتہ شکل تھی فرق صرف اتنا تھا کہ دیو، پریوں اور جنوں کی جگہ اب سماج کے چلتے پھرتے حقیقی کرداروں نے لے لی تھی۔ لیکن ان دونوں ہی اصناف میں ایک قدر جو مشترک تھی وہ تھی طوالت۔

زمانے کی تیز روی نے فرصت اور فراغت کا ماحول ختم کر دیا تو انسان کے پاس طویل داستانوں اور ضخیم ناولوں کو پڑھنے کے لیے وقت نہ رہا۔ اس عدیم الفرصتی کی وجہ سے مختصر کہانیوں کی ضرورت محسوس ہوئی۔ چنانچہ مختصر کہانیوں کو رواج ملا اور یہ مختصر کہانی افسانہ کہلائی۔ افسانے کی ضرورت اور اہمیت کے تعلق سے وقار عظیم یوں رقم طراز ہیں۔۔۔۔

"بدیہی اسباب کی بناء پر مختصر افسانہ ہمارے زمانے کی سب سے مقبول ادبی صنف ہے۔ مقبولیت کا سب سے بڑا سبب تو یہ ہے کہ سائنس کے اس برق رفتار عہد میں انسان کی سب سے بڑی دولت زندگی کے تیزی سے گزرتے ہوئے لمحات ہیں۔ ان تیزی سے گزرتے ہوئے لمحات کی قیمت مقابلے اور مسابقے نے اور بھی بڑھا دی ہے اور یوں فرصت ناپید اور اس لیے حد درجہ بیش بہا دولت بن گئی ہے۔ وقت اور فرصت کی اس اہمیت کا اثر زندگی کے ہر شعبے پر پڑا ہے اور فن نے جو زندگی کے میلانات کا عکس ہے، اپنے آپ کو ایسے سانچوں میں ڈھالا ہے جو زمانے کے مزاج سے مطابقت رکھتے ہوں۔ اس طرح نئے فن بھی پیدا ہوئے ہیں اور پرانے فن کی صورت بھی بدلی ہے۔ ادب میں زمانے کے اس نئے مزاج کا بہترین مظہر مختصر افسانہ ہے۔" [1]

اردو میں افسانہ بھی ناول کی طرح مغرب ہی کی دین ہے۔ مغرب میں یہ شارٹ اسٹوری کہلائی اور مشرق میں افسانہ۔ ہر وہ نثری تخلیق جس میں پلاٹ ہوں، کردار ہوں اور کہانی کا اتار چڑھاؤ ہو افسانہ کہلاتی ہے۔ افسانہ کے معنی قصہ، کہانی، ماجرہ، سرگزشت یا من گھڑت بات کے ہوتے ہیں۔ صنف افسانہ جدید صنعتی اور مشینی دور کی پیداوار ہے۔ اس مشینی دور نے قاری کو اختصار پسند بنا دیا ہے، وہ کسی بھی تخلیق کو کم سے کم وقت میں پڑھ کر لطف اندوز ہونا زیادہ پسند کرتا ہے۔ بقول ایڈگر ایلن پو۔۔۔۔

"افسانہ ایک ایسی نثری داستان ہے، جس کے پڑھنے میں کم از کم آدھا گھنٹہ یا زیادہ سے زیادہ دو گھنٹے صرف ہوں۔" [2]

اپنے سفر کے ابتدائی دور میں اردو افسانہ کافی نشیب و فراز سے گزرا۔ مختلف مراحل میں زمانے کی تیز و تند ہواؤں اور انسان کے تغیر پذیر رویوں کا شکار رہا۔ کبھی اس نے فنی و لسانی بلندیوں کو چھو کر دنیا کی آنکھوں میں آنکھیں ڈال کر بات کرنے کی جرات کی تو کبھی اپنے گرد و پیش کے حالات کے کرب سے چیخ اٹھا۔ گزرتے وقت کے ساتھ ساتھ افسانہ رومانی سحر انگیزیوں و اشتہاری مقصدیت اور ابہام کی بھول بھلیوں سے بہت حد تک آزاد ہو گیا۔ دورِ حاضر کا نیا افسانہ حقیقت کی معرفت اور اسلوب کی جاذبیت کی بنیادوں پر پورے استحکام کے ساتھ کھڑا نظر آتا ہے۔ اب اسے محض تخیل کی لامتناہی فضاؤں میں محو پرواز ہونا گوارا نہیں، بلکہ وہ حقیقی مناظر کو تصوراتی رنگ و روغن سے مزین کر کے دیکھنے کا عادی ہو گیا ہے۔

دورِ حاضر کے افسانہ نگار پریم چند، کرشن چندر اور قرۃ العین حیدر کی روایتوں کو آگے بڑھانے میں بڑی حد تک کامیاب ہوئے ہیں۔ غلام بن رزاق، شوکت احمد، ایم

E- ISSN 2582-5429

AMRJ

Akshara Multidisciplinary Research Journal

Peer-Reviewed & Refereed International Research Journal

January-March 2022 Volume 3 Issue III SJIF Impact- 5.54

مبین، رشید قاسمی، معین الدین عثمانی، مستحسن عزم، قیوم اثر، رحیم رضا، احتشام اختر وغیرہ وحید امام شامل ہیں [illegible]
کی آبیاری میں خلوص دل سے کوشاں ہے۔ اس فہرست میں ایک نام وحید امام کا آیا ہے۔ وحید امام کا نام اردو ادب کے لیے کوئی نیا نام نہیں ہے [illegible]
ادبی خدمات کا تذکرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔۔۔۔۔

"وحید امام گزشتہ تیس پینتیس برسوں سے ادب میں سرگرم ہیں اور انھوں نے بچوں کے لیے خوب لکھا مگر بنیادی طور پر وہ افسانہ نگار ہیں۔ ان کے افسانوں کا مجموعہ [illegible] کتاب 'لخت لخت زندگی' کے عنوان سے شائع ہوئی اور داد و تحسین کی مستحق قرار پائی۔ اسی طرح بچوں کے لیے لکھی گئی ان کی کہانیوں کی کتاب [illegible] نے بھی کامیابی کے جھنڈے گاڑے۔" ۲

وحید امام کا افسانہ 'پس مرگ' ایک بیانیہ ہے جو روایتی اور علامتی افسانے کا ایک حسین امتزاج ہے۔ خوبصورت اسلوب بیان [illegible] عناصر سے آراستہ افسانہ 'پس مرگ' ایک قابل ستائش تخلیق ہے۔ افسانے کی تشکیل میں پلاٹ کو بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ پلاٹ وہ کینوس ہے جس پر واقعات مختلف نقوش کی مانند ابھرتے ہیں اور ان نقوش کو جوڑ کر ہی کہانی مکمل ہوتی ہے۔ افسانے میں پلاٹ کی اہمیت پر روشنی ڈالتے ہوئے وقار عظیم لکھتے ہیں۔۔۔۔۔

"افسانہ اور پلاٹ کو نقادوں نے لازم و ملزوم قرار دیا ہے۔ پلاٹ واقعے، تجربے، خیال یا حس کو ایک فنی ترتیب دیتا ہے۔ کہانی کی ترتیب میں جو فرق [illegible] کرداروں کے عمل اور ان کے مکالموں سے اور افسانہ نگار کے نقطۂ نظر سے رنگ ابھرتا جاتا ہے۔ کہانی کا یہ ڈھانچہ اس کا پلاٹ کہلاتا ہے۔ پلاٹ [illegible] مکمل کہانی نہیں بن سکتی ہے لیکن بغیر پلاٹ کے کوئی کہانی شروع ہی نہیں ہو سکتی۔" ۳

پلاٹ افسانے کی روح ہوتا ہے۔ اگر افسانے سے پلاٹ کو خارج کر دیا جائے تو وہ افسانہ نہیں کہلایا جائے گا۔ کچھ عرصہ قبل جدید افسانہ نگاروں کا ایک طبقہ پلاٹ سے بیزار ہو گیا تھا۔ ان کا عذر تھا کہ جب زندگی میں تنظیم و ترتیب نہیں تو افسانے میں لازمی طور پر پلاٹ کا ہونا ایک غیر فطری بات ہے۔ اس لیے پلاٹ کے بغیر بھی افسانے لکھے گئے مگر وہ قاری کی گرفت سے باہر ہی رہے اور اب یہ خیال عام ہو چکا ہے کہ افسانہ میں کہانی پن کا ہونا ضروری ہے۔ کہانی پن واقعات سے پیدا ہوتا ہے اور واقعات میں ظاہری طور پر نہ سہی تو پوشیدہ طور پر ربط ضروری ہوتا ہے اور یہی ربط پلاٹ ہے۔

افسانہ 'پس مرگ' کا پلاٹ نہایت سادہ اور غیر پیچیدہ ہے جس سے قاری کا ذہن تذبذب اور الجھن کا شکار نہیں ہوتا اور وہ با آسانی افسانہ نگار کا ہم سفر بن جاتا ہے۔ اس افسانے کے پلاٹ میں ترتیب کا خاص خیال رکھا گیا ہے۔ واقعات کی ترتیب اس طرح ہے کہ کہانی کا تسلسل ٹوٹنے نہیں پاتا اور وہ کہانی جو واقعات کے بہاؤ و تسلسل کو قائم کرتے قاری کے ذہن پر گہرا اثر چھوڑتی ہے۔ اختصار سے کام لیتے ہوئے غیر ضروری تفصیلات سے اجتناب کیا گیا ہے جس سے افسانے کی رفتار میں رکاوٹ نہیں پیدا ہوتی اور افسانہ بتدریج آگے بڑھتے بڑھتے نقطۂ عروج تک پہنچ جاتا ہے۔

دلکش انداز میں قبرستان کا منظر پیش کیا گیا ہے۔ قبرستان کے چوکیدار اور گورکن کے مختصر مکالمے سے قاری کو با آسانی اندازہ ہو جاتا ہے کہ قبرستان میں کسی جنازے کی آمد متوقع ہے۔ کچھ ہی دیر میں قبرستان میں جنازے کی آمد ہوتی ہے۔ تدفین و دعائیہ کلمات نیز عزیز و اقارب کی واپسی کے بعد قبر میں موجود مرحوم [illegible] کے درمیان مختصر سی تکرار کے ساتھ افسانہ اپنے نقطۂ عروج پر پہنچ کر اختتام پذیر ہوتا ہے۔

پلاٹ ہی کی طرح کردار نگاری بھی افسانے کا اہم جز ہوتا ہے۔ افسانے میں جو واقعات پیش آتے ہیں وہ کسی نہ کسی کردار کے سہارے ہی پیش آتے ہیں اور افسانے کو آگے بڑھنے میں مدد کرتے ہیں۔ وقار عظیم افسانے میں کردار نگاری کی ضرورت و اہمیت پر اظہار خیال کرتے ہوئے لکھتے ہیں۔۔۔۔۔

"افسانوی فن کو تحریک میں لانے کے لیے ہمیں کرداروں کی ضرورت ہوتی ہے۔ افسانہ کا پلاٹ اسی لیے دلچسپ اور دلکش ہوتا ہے کہ اسے ہم انسانی زندگی کے کسی نہ کسی پہلو سے حاصل کرتے ہیں۔ تحریک یا کو اس لیے اہمیت دی جاتی ہے کہ اس میں فطرت انسانی کی کوئی نہ کوئی حقیقت افسانہ کی جان بن جاتی ہے۔ غرض افسانہ نگار کے کمال کا معیار جہاں اور بہت سی جگہ ہوتا ہے وہاں کردار نگاری یا کرداروں کو افسانے کے ذریعے منظر عام پر لانا بھی افسانے کے فن کا سب سے مشکل نہیں تو کم از کم ایک مشکل حصہ ضرور ہے۔" ۴

چونکہ افسانے کا پیمانہ ناول کی طرح وسیع نہیں ہوتا بلکہ محدود ہوتا ہے۔ اس لیے افسانہ نگار کردار کا ہر رخ نہیں پیش کر سکتا۔ وہ کسی ایک زاویے سے روشنی ڈال کر اس کردار کا کوئی اہم پہلو نمایاں کرتا ہے۔ افسانہ 'پس مرگ' میں کل چار کردار نظر آتے ہیں یاسین جو کہ قبرستان کا چوکیدار ہے۔ سلیم احمد جس کی تدفین عمل میں آتی ہے [illegible]

E- ISSN 2582-5429

Akshara Multidisciplinary Research Journal

Peer-Reviewed & Refereed International Research Journal

January-March 2022 Volume 3 Issue III

SJIF Impact- 5.54

E- ISSN 2582-5429

Akshara Multidisciplinary Research Journal

Peer-Reviewed & Refereed International Research Journal

SJIF Impact- 5.54

January-March 2022 Volume 3 Issue III

حوالہ جات:

۱۔ فنِ افسانہ نگاری   وقار عظیم   آفاق بک ڈپو دہلی ۱۹۷۹ء (صفحہ ۱۵)

۲۔ افسانہ نگاری   وقار عظیم   سرسوتی پبلشنگ ہاؤس الہ آباد ۱۹۳۵ء (صفحہ ۳)

۳۔ مشرقی خاندیش کے موجودہ نثر نگار (ماہنامہ اردو دنیا)   وسیم عقیل شاہ   قومی کونسل برائے فروغ اردو زبان دہلی   مارچ ۲۰۲۰ء

۴۔ فنِ افسانہ نگاری   وقار عظیم   آفاق بک ڈپو دہلی ۱۹۷۹ء (صفحہ ۲۵)

۵۔ افسانہ نگاری   وقار عظیم   سرسوتی پبلشنگ ہاؤس الہ آباد ۱۹۳۵ء (صفحہ ۹۹)

۶۔ افسانہ   مجنوں گورکھپوری   ایوانِ اشاعت، گورکھپور ۱۹۳۵ء (صفحہ ۳۸)

□ □ □